بسمِ اللہ الرّحمنِ الرّحِیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلی الک واصحبک یاحبیب اللہ

استعانت غیر اللہ

(غیر اللہ سے مدد کے موضوع پر دار الافتاء اھلسنت کے دوفتوے)

(1)

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ یارسول اللہ مدد کہنا کیسا ہے؟اور جو اس کا انکار کرے اس کا کیا حکم ہے؟ سائل: محمد سعد اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مدد کہنا جائز،قرآن واحادیث اور اقوال بزرگان دین سے ثابت ہے تفصیل دیکھنی ہو تو **شفاء السقام** امام علامہ بقیۃ المجتہدین الکرام تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی سبکی و **مواہب اللدنیہ** امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری ،و**شرح مواہب** علامہ زرقانی و **مطالع المسرات** علامہ فاسی و **مرقاۃ شرح مشکاۃ** علامہ علی قاری و **لمعات** و **اشعۃ اللمعات شروح مشکاۃ** و **جذب القلوب الی دیار المحبوب** و **مدارج النبوۃ** تصانیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی ،ورسالہ **الاھلال بفیض الاولیاء بعد الوصال**،**الامن والعلی** از سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن کا مطالعہ فرمائیں۔ یہاں دلیل کے طور پر انہیں بزرگوں کی کتابوں سے چند عبارات پیش خدمت ہیں۔لیکن سب سے پہلے یہ بات ذہن میں رہے کہ حقیقی مدد اللہ تعالیٰ ہی کی ہے وہی ہر چیز کا خالق و مالک حقیقی اور ہر کام کا فاعل حقیقی ہے باقی اگر کوئی کسی کی مدد کرتا ہے یا کسی چیز کا مالک ہوتا ہے یا کوئی چیز بناتا یا کوئی کام کرتا ہے تو وہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا سے ہے۔اور یہی مطلب سوال میں مذکور آیت کریمہ کا ہے کہ حقیقی مدد اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی ہے۔باقی سب اس کی عطا سے۔اب اس پر اعتراض نہ کرے گا مگر سفیہ جاہل یا ضال مضل۔چنانچہ شفاء السقام شریف میں ہے کہ ”لیس المراد نسبۃ النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم الی الخلق والاستقلال بالافعال ھذا لا یقصدہ مسلم فصرف الکلام الیہ ومنعہ من باب التلبیس فی الدین والتشویش علی عوام الموحدین“یعنی نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور خالق وفاعل مستقل ہیں یہ کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا تو اس معنی پر کلام کو ڈھالنا اور حضور سے مدد مانگنے کو منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد پاک ہے(1)”فان اللہ ھو مولٰیہ وجبریل وصالح المومنین والملائکۃ بعد ذالک ظھیر۔ ترجمہ:۔بے شک اللہ اپنے نبی کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد سب فرشتے مدد پر ہیں۔(آیت نمبر 6 سورہ تحریم)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا۔”صالح المومنین ابوبکر و عمر رواہ الطبرانی فی الکبیر حدیث 10477 مطبوعہ بیروت بلکہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قرآت میں یوں ہی تھا و صالح

المومنين ابو بکر و عمر و الملائکة بعد ذلک ظهیر۔

(2)انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ ویوتون الزکاۃ وھم راکعون۔ یعنی اے مسلمانو تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکاۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔(آیت نمبر 5 سورہ نمبر 55)

حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار شریف میں بعض بزرگوں کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ٗکشف ارواح کے ذکر یا احمد و یا محمد میں دو طریقے ہیں پہلا طریقہ یہ ہے کہ یا احمد دائیں طرف اور یا محمد بائیں طرف سے کہتے ہوئے دل پر یارسول اللہ کی ضرب لگائے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ یا احمد دائیں طرف اور یا محمد بائیں طرف سے کہتے ہوئے دل میں یا مصطفی کا خیال جمائے اس کے علاوہ دیگر اذکار یا محمد یا احمد یا علی یا حسن یا حسین کا ذکر کرنے سے تمام ارواح کا کشف حاصل ہو جاتا ہے۔

سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں سئلت ممن یقول فی حال الشدائد یا رسول اللہ او یا علی او یا شیخ عبدالقادر مثلا ھل ھو جائز شرعا ام لا؟ اجبت نعم الاستغاثۃ بالاولیاء و نداءو ھم و التوسل بھم امر مشروع و شئی مرغوب لاینکرہ الامکابر او معاند و قد حرم برکۃ الاولیاء الکرام یعنی مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہو یا رسول اللہ یا یا علی یا یا شیخ عبدالقادر مثلاً آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں اولیاء سے مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ چیز ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحب عناد اور بے شک وہ اولیاء کرام کی برکت سے محروم ہے۔

امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاوی میں ہے "سئل عما یقع من العامۃ من قولھم عند الشدائد یا شیخ فلان و نحو ذالک من الاستغاثۃ بالانبیاء و المرسلین و الصالحین و ھل للمشائخ اغاثۃ بعد موتھم ام لا؟ فاجاب بما نصہ ان الاستغاثۃ بالانبیاء و المرسلین و الاولیاء و العلماء الصالحین جائزۃ و للانبیاء و الرسل و الاولیاء و الصالحین اغاثۃ بعد موتھم (ترجمہ) ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء و مرسلین و اولیاء و صالحین سے فریاد کرتے اور یا شیخ فلاں (یارسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبدالقادر جیلانی) اور ان کی مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیاء و مرسلین و اولیاء و علماء سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔(فتاوی الرملی ج 4 ص 733 مطبوعہ بیروت)

اس طرح کا مضمون فتاوی خیریہ، فتاوی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی، شرح الصدور اور بہجۃ الاسرار وغیرہا کتب میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

محمد نوازش علی العطاری المدنی

۳ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ، ۲۱ اپریل ۲۰۰۷ء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ استعانت غیر اللہ (یعنی المدد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا اور دیگر مقربین اولیاء کرام سے مدد مانگنے) کے متعلق اہل سنت وجماعت کا کیا موقف ہے تفصیل سے ارشاد فرمائیں؟ سائل: محمد بلال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

استعانت غیر اللہ شرعاً جائز، قرآن واحادیث اور اقوال بزرگان دین سے ثابت ہے تفصیل دیکھنی ہو تو **شفاء السقام** امام علامہ بقیۃ المجتہدین الکرام تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی سبکی و **مواہب اللدنیہ** امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری، و**شرح مواہب** علامہ زرقانی و **مطالع المسرات** علامہ فاسی و **مرقاۃ شرح مشکاۃ** علامہ علی قاری و **لمعات** و **اشعۃ اللمعات شروح مشکاۃ** و **جذب القلوب الی دیار المحبوب** و **مدارج النبوۃ** تصانیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی، و رسالہ **الاھلال بفیض الاولیاء بعد الوصال**، **الامن والعلی** از سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن کا مطالعہ فرمائیں۔ یہاں دلیل کے طور پر انہیں بزرگوں کی کتابوں سے چند عبارات پیش خدمت ہیں۔ لیکن سب سے پہلے یہ بات ذہن میں رہے کہ حقیقی مدد اللہ تعالی ہی کی ہے وہی ہر چیز کا خالق و مالک حقیقی اور ہر کام کا فاعل حقیقی ہے باقی اگر کوئی کسی کی مدد کرتا ہے یا کسی چیز کا مالک ہوتا ہے یا کوئی چیز بناتا یا کوئی کام کرتا ہے تو وہ سب اللہ تبارک وتعالی کی عطا سے ہے۔ اور یہی مطلب سوال میں مذکور اعتراض کا ہے کہ حقیقی مدد اللہ تبارک وتعالی ہی کی ہے۔ باقی سب اس کی عطا سے۔ اب اس پر اعتراض نہ کرے گا مگر سفیہ جاہل یا ضال مضل۔ چنانچہ شفاء السقام شریف میں ہے کہ "لیس المراد نسبۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الخلق و الاستقلال بالافعال ھذا لا یقصدہ مسلم فصرف الکلام الیہ ومنعہ من باب التلبیس فی الدین و التشویش علی عوام الموحدین" یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور خالق وفاعل مستقل ہیں یہ کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا تو اس معنی پر کلام کو ڈھالنا اور حضور سے مدد مانگنے کو منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد پاک ہے (۱) "فان اللہ ھو مولٰیہ و جبریل و صالح المومنین و الملائکۃ بعد ذالک ظھیر ترجمہ:۔ بے شک اللہ اپنے نبی کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد سب فرشتے مدد پر ہیں۔" (آیت نمبر ۶ سورہ تحریم)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا۔ "صالح المومنین ابوبکر و عمر رواہ الطبرانی فی الکبیر حدیث ۱۰۴۷۷ مطبوعہ بیروت بلکہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قرآت میں یوں ہی تھا و صالح المومنین ابوبکر و عمر و الملائکۃ بعد ذلک ظھیر۔

(۲) "انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ و یوتون الزکاۃ وھم راکعون۔ یعنی اے مسلمانو تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکاۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔" (آیت نمبر ۵ سورہ نمبر ۵۵)

(۳) "ولو انھم رضوا ما اٰتاھم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ انا الی اللہ

راغبون۔ (ترجمہ) اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے خدا اور رسول کے دیئے پر اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دے گا اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول بے شک ہم اللہ کی طرف رغبت والے ہیں۔'' (سورہ نمبر ۹ آیت نمبر ۵۹) اس آیت میں اللہ رب العزت نے اپنے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینے والا فرمایا ہے۔

(۴) ''لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا ایمان والوں پر جبکہ بھیجا ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اللہ کی اور پاک کرتا ہے انہیں گناہوں سے اور علم دیتا ہے انہیں قرآن وحکمت کا اگرچہ تھے اسے سے پہلے بے شک کھلی گمراہی میں۔'' (سورۃ نمبر ۶۲ آیت نمبر ۲ تا ۴) الحمدللہ عزوجل اس آیت کریمہ نے بیان فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عطا فرمانا گناہوں سے پاک کرنا، ستھرا بنانا صرف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خاص نہیں بلکہ قیام قیامت تک تمام امت مرحومہ حضور کی ان نعمتوں سے محظوظ اور حضور کی نظر رحمت سے ملحوظ رہے۔ جیسا کہ بیضاوی شریف میں اس آیت مبارکہ کے تحت ہے ''ھم الذین جاؤا بعد الصحابۃ الی یوم الدین یعنی یہ دوسرے جنہیں مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم علم دیتے اور خرابیوں سے پاک کرتے ہیں تمام مسلمان ہیں کہ صحابہ کرام کے بعد قیامت تک ہوں گے۔'' ایسا ہی مضمون تفسیر معالم التنزیل میں بھی ہے۔

(۵) فالمدبرات امرا قسم ہے ان فرشتوں کی کہ تمام کاروبار دنیا ان کی تدبیر سے ہے۔ (سورہ نمبر ۷۹ آیت نمبر ۵) اس آیت مبارکہ تفسیر میں تفسیر خازن اور معالم التنزیل میں ہے کہ قال ابن عباس ھم الملائکۃ وکلوا باموو عرفھم اللہ تعالی العمل بھا یعنی عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ مدبرات الامر ملائکہ ہیں ان کاموں پر مقرر کئے گئے جن کی کاروائی اللہ عزوجل نے انہیں تعلیم فرمائی۔'' اس کی دوسری تفسیر جسے بیضاوی شریف میں بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ''او صفات النفوس الفاضلۃ حال المفارقۃ فانھا تنزع عن الابدان ان غرقا ای نزعا شدیدا من اغراق النازع فی القوس وتنشط الی عالم الملکوت وتسبح فیہ فتسبق الی حظائر القدس فتصیر لشرفھا و قوتھا من المدبرات یعنی یا ان آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارواح اولیاء کا ذکر فرماتا ہے جب وہ اپنے پاک مبارک بدنوں سے انتقال فرماتیں کہ جسم سے بقوت تمام جدا ہو کر عالم بالا کی طرف سبک خرامی اور دریائے ملکوت میں شناوری کرتی حظیرہائے حضرت قدس تک جلد رسائی پاتی ہیں پس اپنی بزرگی وطاقت کے باعث کاروبار عالم کے تدبیر کرے والوں سے ہوجاتی ہیں۔

علامہ احمد بن محمد شہاب خفاجی عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی میں امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی وامام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ سے اس معنی کی تائید میں نقل فرماتے ہیں ''ولذا قیل اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اصحاب القبور الا انہ لیس بحدیث کما توھم ولذا اتفق الناس علی زیارۃ مشاھدۃ السلف والتوسل بھم الی اللہ وان انکرہ بعض الملاحدۃ فی عصرنا المشتکی الیہ ھو اللہ یعنی اس لیے کہا گیا کہ جب تم کاموں میں متحیر ہوتو مزارات اولیاء سے مدد مانگو، مگر یہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ بعض کو وہم ہوا، اور اسی لئے مزارات سلف صالحین کی زیارت اور انہیں اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ بنانے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اگرچہ ہمارے زمانے میں بعض ملحد بے دین لوگ اس کے منکر ہوئے اور خدا ہی کی طرف ان کے فساد کی فریاد ہے۔

امام طبرانی پھر امام منذری فرماتے ہیں والحدیث صحیح امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابن السنی و امام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں ان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر احب الناس الیک فصاح یا محمداہ فانتشرت یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سو گیا کسی نے کہا انہیں یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں حضرت نے بآواز بلند کہا یا محمداہ فوراً پاؤں کھل گیا۔

حضرت بلال بن الحارث مزنی سے قحط عام الرمادہ میں کہ بعد خلافت فاروقی میں واقع ہوا ان کی قوم بنی مزنیہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجئے فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے انہوں نے اصرار کیا آخر ذبح کی ،کھال کھینچی تو نری سرخ ہڈی نکلی یہ دیکھ کر بلال رضی اللہ عنہ نے ندا کی یا محمداہ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر بشارت دی۔ذکرہ فی الکامل فی التاریخ لابن الاثیر

المعجم الکبیر حدیث نمبر ۱۱۱۱۰ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اطلبوا الخیر و الحوائج من حسان الوجوہ یعنی بھلائی اور اپنی حاجتیں ان لوگوں سے مانگو جن چہرے عبادت الٰہی سے روشن ہیں ۔اور کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۳۹۴ میں ہے کہ من کثرت صلاتہ باللیل حسن وجھہ بالنھار جو رات کو کثرت سے نماز پڑھتا ہے اللہ تعالی اس کے چہرے کو دن کی روشنی جیسا حسن عطا کر دیتا ہے۔

کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۰۰۷ میں بحوالہ طبرانی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ان للہ تعالی عبادا اختھم لحوائج الناس یفزع الناس الیھم فی حوائجھم اولٰئک الآمنون من عذاب اللہ یعنی اللہ تعالی کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالی نے انہیں حاجت روائی خلق کے لئے خاص فرمایا ہے،لوگ گھبرا ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں، یہ بندے عذاب الٰہی سے امان میں ہیں۔

امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاوی میں ہے ”سئل عما یقع من العامۃ من قولھم عند الشدائد یا شیخ فلان و نحو ذالک من الاستغاثۃ بالانبیاء و المرسلین و الصالحین وھل للمشائخ اغاثۃ بعد موتھم ام لا ؟فاجاب بما نصہ ان الاستغاثۃ بالانبیاء و المرسلین و الاولیاء و العلماء الصالحین جائزۃ وللانبیاء و الرسل و الاولیاء و الصالحین اغاثۃ بعد موتھم (فتاوی الرملی ج ۴ ص ۷۳۳ مطبوعہ بیروت) یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء ومرسلین واولیاء وصالحین سے فریاد کرتے اور یا شیخ فلاں (یا رسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبدالقادر جیلانی) اور ان کی مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیاء ومرسلین واولیاء وعلماء سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔

اس طرح کا مضمون فتاوی خیریہ،فتاوی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی ،شرح الصدور اور بہجۃ الاسرار وغیرہا کتب میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

محمد نوازش علی العطاری المدنی

۱۹ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ، ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۷ء